

6 بیرونی شعبہ

6.1 عمومی جائزہ

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران پاکستان کا بیرونی کھاتہ دباؤ کا شکار رہا۔ اس کی وجوہات میں جاری حسابات کے خسارے کی نمو اور مالی و سرمایہ کھاتوں سے رقوم کی آمد میں تیزی سے کمی کے باعث ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کا بے حد پست سطح پر پہنچنا شامل ہیں۔ مذکورہ عوامل کے باعث روپے کی قدر کم ہو گئی اور آخر اکتوبر 2008ء تک روپیہ امریکی ڈالر کے مقابلے میں اپنی 16.3 فیصد قدر کھو چکا تھا۔ تاہم، آئی ایم ایف کے معاشی استحکام پروگرام کے تحت ملنے والی امداد سے روپے کو اپنی کھوئی ہوئی قدر کے کچھ حصے کی بحالی میں مدد ملی (دیکھئے جدول 6.1)۔

مالی سال 2008ء کے دوسرے نصف حصے کی طرح جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران بھی جاری حسابات کے خسارے کے بڑھنے کا اہم سبب درآمدی اشیا کی قیمتوں میں ہونے والا ہوشربا اضافہ تھا۔ مالی سال 2009ء میں غذائی اشیا اور پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کا آغاز ہو گیا تھا

تاہم زیر جائزہ مدت کے دوران اوسط نرخ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصے زیادہ رہے۔¹ مزید برآں، آرڈر ملنے اور مال کی فراہمی کے وقت میں فرق کی وجہ سے پاکستان کے درآمدی نرخ کچھ مدت بعد عالمی نرخوں سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ اس لیے نومبر 2008ء میں ملکی طلب میں سست روی اور پست درآمدی نرخوں کے باعث درآمدی بل 23.9 فیصد کم ہو گیا۔

جاری حسابات کے خسارے میں آنے والے بگاڑ کا بڑا حصہ جولائی اکتوبر مرس 09ء کے عرصے میں مرکوز رہا (دیکھئے جدول 6.2)۔ نومبر 2008ء میں تجارتی خسارے کی پست سطح اور مضبوط ترسیلات زر سے جاری حسابات کے خسارے کو کم کرنے میں مدد ملی۔ تاہم اس کے باوجود بھی جولائی تا نومبر مرس 09ء کے دوران جاری حسابات کا خسارہ ریکارڈ بلند سطح پر رہا۔

¹ مثلاً، جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 61 فیصد بلند تھیں۔

جدول 6.1: بیرونی توازن کا خلاصہ (جولائی تا نومبر) ارب ڈالر			
م 09ء	م 08ء	م 07ء	
-6.9	-4.7	-4.0	جاری کھاتہ
-6.6	-4.8	-4.4	تجارتی توازن
8.6	7.7	6.9	برآمدات
15.2	12.5	11.3	درآمدات
-0.3	0.1	0.4	نادیدہ توازن
3.0	2.6	2.1	ترسیلات زر
1.4	3.8	2.7	سرمایہ اور مالی کھاتہ
1.6	1.7	1.5	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
-0.2	0.1	0.6	بیرونی ہزدانی سرمایہ کاری
0.0	2.0	0.6	دیگر سرمایہ کاری جس میں:
0.1	0.6	0.1	سرکاری شعبے کے قرضے (خالص)
0.1	0.1	0.0	غیر سرکاری شعبے کے قرضے (خالص)
-0.3	0.0	0.6	اغلاط اور بھول چوک
-5.7	-0.9	-0.8	مجموعی توازن
			یادداشت
9.1	15.7	12.3	بیرونی ذخائر (آخر مدت)
78.8	61.2	60.8	شرح مبادلہ (آخر مدت)

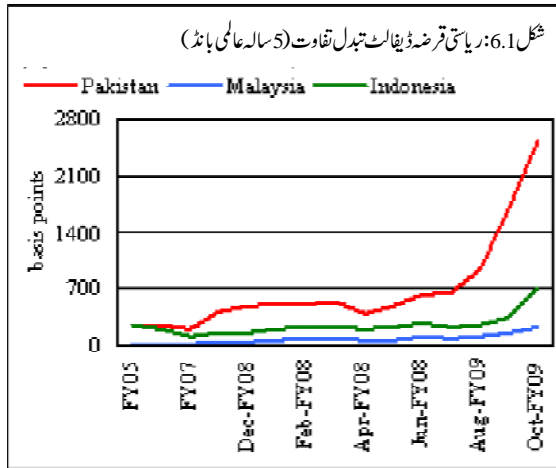
جدول 6.2: بیرونی کھاتوں کے ماہانہ اوسط (ملین ڈالر)

میں 09ء	میں 08ء	جولائی تا اکتوبر	نومبر
-810.0	-1511.3	-1752.0	-748.2
-674.0	-1482.0	-1451.0	-838.9
1595.0	1758.9	1531.0	1546.3
2269.0	3240.9	2982.0	2385.2
-136.0	-29.3	-301.0	90.8
620.0	586.3	506.0	519.8
320.0	281.0	678.1	777.8
276.0	331.5	393.0	329.8
-1.0	-45.5	-207.0	77.8
46.0	-7.3	484.1	371.3
88.0	-7.8	4.1	147.0
41.0	9.3	30.0	25.8
46.0	-88.0	257.9	-52.6
-444.0	-1318.3	-816.0	-23.0
9136.2	6761.6	15680.0	16451.0
78.8	81.6	61.2	60.7

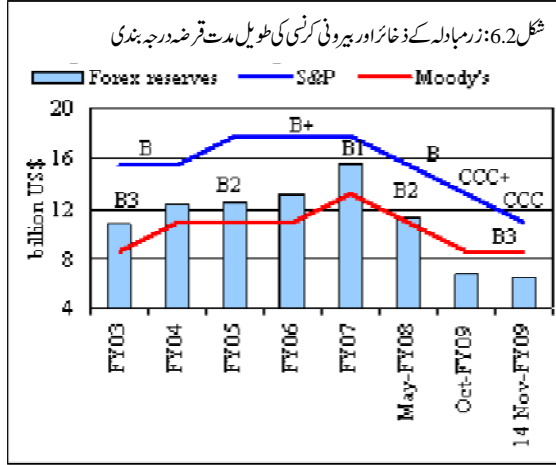
اقتصادی صورتحال میں کمزوری اور امن وامان کی خراب صورتحال سے ملک میں سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی ہوئی جبکہ عالمی مالی بحران نے بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں سے فنڈ جمع کرنے کی ملکی صلاحیت کو محدود کر دیا جس کی وجہ سے زرمبادلہ کے ذخائر تیزی سے کم ہو گئے۔ جولائی سے 25 نومبر 2008ء کے درمیان ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر 5 ارب ڈالر کم ہو گئے جبکہ م س 08ء کے دوران ان میں مجموعی طور پر 4.2 ارب ڈالر کمی ہوئی تھی۔

توازن ادائیگی میں بگاڑ کے باعث زرمبادلہ کے ذخائر میں مسلسل کمی نے بیرونی ادائیگیوں پر منفی اثرات مرتب کیے۔ اس کی عکاسی پاکستان کے 5 سالہ عالمی بانڈ (دیکھئے شکل 6.1) کی ریاستی ناندہ قرضہ تبدل تفاوت کی بلند سطح اور عالمی درجہ بندی کمپنیوں کی جانب سے پاکستان کی قرضہ ریٹنگ کو مزید پست کرنے سے ہوتی ہے (شکل 6.2)۔

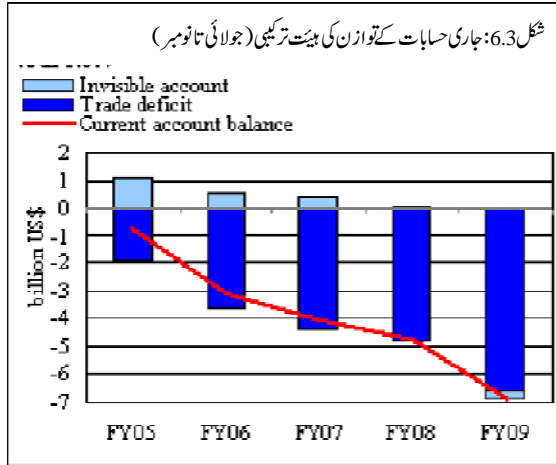
مذکورہ حالات کے باعث پاکستان کے پاس آپشن کم تھے اور مجبوراً معاشی استحکام پروگرام کے لیے آئی ایم ایف سے رجوع کرنا پڑا۔



آئی ایم ایف کی جانب سے آخر نومبر م س 09ء میں 3 ارب ڈالر کی امداد سے نہ صرف ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو مستحکم سطح پر لانے میں مدد ملی بلکہ اس سے دیگر امدادی ایجنسیوں کی جانب سے اعانت میں اضافہ ہوا اور شرح مبادلہ میں استحکام آگیا (جدول 6.2)۔ زرمبادلہ کے ذخائر میں بہتری کے بعد ایس این ڈی نے بھی پاکستان کی قرضہ ریٹنگ 18 دسمبر 2008ء کو سی سی سی سی سی سی + کر دی ہے، جس سے امید ہے کہ ملک میں بیرونی سرمائے کی آمد بڑھے گی۔



توقع ہے کہ عالمی منڈی میں تیل اور اجناس کے نرخوں میں خاصی کمی کے باعث درآمدات کی نمو میں سست روی کے نتیجے میں جاری حسابات میں بہتری کا عمل جاری رہے گا جبکہ شرح مبادلہ میں کمی، ملکی معیشت میں سست روی، سخت زری پالیسی اور دیگر ٹیرف وغیرہ رکاوٹوں کے بھی مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ موجودہ معاشی صورتحال کو کافی خطرات لاحق ہیں کیونکہ ملک کے ساختی مسائل اور پاکستان کی اہم برآمدی منڈیوں میں کساد بازاری ملکی برآمدات میں کمی کا باعث بن سکتی ہے۔ اجناس کے نرخوں میں کمی سیمنٹ اور چاول جیسی دو اہم ترین غیر ٹیکسٹائل برآمدات کو بری طرح متاثر کر سکتی ہے۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ملکی طلب اور برآمدات کو بڑھانے کے لیے پالیسی اقدامات کیے جائیں۔



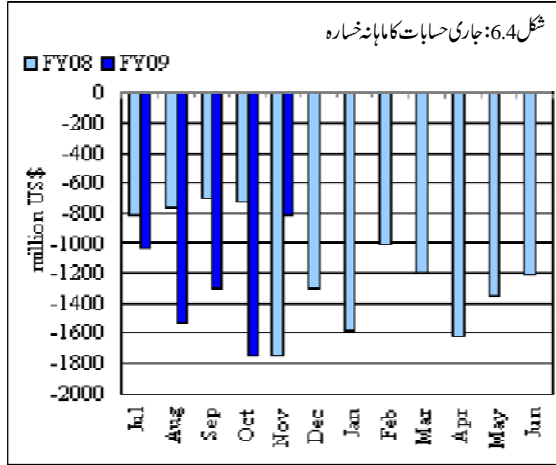
6.2 جاری حسابات کا توازن
جولائی تا نومبر 2009ء میں پاکستان کے جاری حسابات کے خسارے میں گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت زیادہ اضافہ دیکھنے میں آیا (دیکھئے شکل 6.3)۔ نادیدہ کھاتہ جو گزشتہ سال تک فاضل تھا، اس میں خسارہ خاصا بڑھ گیا جس نے جاری حسابات کے خسارے کی صورتحال کو مزید خراب کر دیا۔ تجارتی خسارے میں ابتری کی بڑی وجہ درآمدات کی مضبوط نمو تھی جبکہ نادیدہ کھاتے کے خسارے کو بڑھانے میں کارکنوں کی ترسیلات زرا اور اقامتی غیر ملکی کرنسی کھاتے کی رقوم میں سست روی اور زرمبادلہ کے ذخائر پر سودی آمدنی کی پست سطح نے اہم کردار ادا کیا ہے۔²

تاہم نومبر 2008ء میں جاری حسابات کے خسارے میں کافی بہتری آئی ہے (دیکھئے شکل 6.4)، جس کی وجوہات میں درآمدی بل میں کمی² مبادلہ کمپنیوں کے دیگر جاری انقلاط میں خاصی کمی کے اثرات خدمات کھاتے سے کمپنیوں کے سرمائے کے اخراج کی پست سطح کے باعث زائل ہو گئے۔

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ

جدول 6.3: جاری حسابات کا توازن (ملین ڈالر)					
سال پیدائشی		جولائی تا اکتوبر			
میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء	
-1795	-392	-6602	-4807	-4415	1- تجارتی توازن
915	832	8631	7716	6884	برآمدات
2710	1224	15233	12523	11299	درآمدات
783	-893	-2061	-2844	-1951	2- خدمات (خالص)
-214	-42	-1157	-943	-901	نقل و حمل
-36	-21	-609	-573	-552	سفر
-36	-3	-14	22	25	مواصلاتی خدمات
-18	4	-25	-7	-11	تعمیراتی خدمات
49	-12	-18	-67	-55	بینکاری خدمات
-20	7	-48	-28	-35	مالی خدمات
46	-17	38	-8	9	کمپیوٹر اور اطلاعیاتی خدمات
14	6	-24	-38	-44	رانٹس اور لائسنس فیس
606	-416	-649	-1255	-839	دیگر تجارتی خدمات
0	0	0	0	0	ذاتی، ثقافتی اور تفریحی خدمات
392	-399	445	53	452	حکومتی خدمات
365	-425	365	0	425	جس میں لاجسٹک سپورٹ
-346	-172	-2051	-1705	-1533	3- آمدنی (خالص)
-349	-172	-2056	-1707	-1535	سرمایہ کاری آمدنی (خالص)
-128	-129	-1448	-1320	-1191	براہ راست سرمایہ کاری
-2	-42	-311	-309	-267	جس میں: منافع و منافع منقسمہ
-83	-19	-692	-609	-590	خام تیل اور معدنیات کی خریداری
-83	-61	-235	-152	-91	جزدانی سرمایہ کاری
20	-8	-69	-89	-81	جس میں: منافع و منافع منقسمہ
25	-9	-306	-331	-322	آئی ایم ایف چارجز اور بیرونی قرضے پر سود
13	-21	-51	-64	-43	نئی بیرونی قرضے پر سود
-173	48	-11	162	114	دیگر (خالص)
-752	737	3859	4611	3874	4- جاری منتقلیاں (خالص)
-823	806	3755	4578	3772	نئی منتقلیاں
378	494	2965	2587	2093	کارکنوں کی ترسیلات
-568	277	-352	216	-61	ایف سی اے - مقیم افراد
-633	35	1142	1775	1740	دیگر
-712	-54	247	959	1013	جس میں: مبادلہ کیچنیاں
71	-69	104	33	102	سرکاری منتقلیاں
-2110	-719	-6855	-4745	-4025	جاری حسابات کا توازن

اور ترسیلات زر کی مضبوط نمونہ شامل ہیں۔



تجارتی کھاتہ^{3,4}

جولائی نومبر م س 09ء کے دوران درآمدات میں 21.6 فیصد کی مضبوط نمو نے برآمدات کے اثرات ہونے والے 11.9 فیصد اضافے کے اثرات کو زائل کر دیا۔ نتیجتاً، زیر جائزہ مدت میں تجارتی خسارے میں 6.6 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 4.8 ارب ڈالر رہا تھا۔

درآمدات میں نمو کی بلند سطح کا سبب پیٹرولیم اور غذائی اشیاء کی درآمدات میں اضافہ تھا۔ دوسری جانب، برآمدات میں صحت مند نمو کی بلند سطح کی وجہ غیر ٹیکسٹائل برآمدات کا بڑھنا ہے کیونکہ عالمی کساد بازاری اور بجلی کی شدید قلت کے باعث ٹیکسٹائل کے شعبے میں تیزی نہیں آ سکی۔

خدمات (خالص)

گزشتہ سال کی تقابلی مدت کے 45.7 فیصد اضافے کے برعکس جولائی نومبر م س 09ء کے دوران خدمات کی تجارت میں 27.5 فیصد کمی واقع ہوئی ہے، جس کا اہم سبب نقل و حمل کی اعلیٰ وصولیوں میں کمی اور مبادلہ کمپنیوں کے دیگر کاروبار سفر سے رقوم کے اخراج کی پست سطح ہے (دیکھئے جدول 6.4)۔

مبادلہ کمپنیوں سے رقوم کے بیرون ملک اخراج میں خاصی کمی (568 ملین ڈالر) کا اہم سبب اسٹیٹ بینک کے قواعد و ضوابط میں آنے والی تبدیلی ہے جس کے تحت مبادلہ کمپنیوں کے قانونی لین دین کو گزشتہ مہینوں کے دوران آنے والی ترسیلات زر کے 75 فیصد تک محدود کر دیا گیا۔⁵

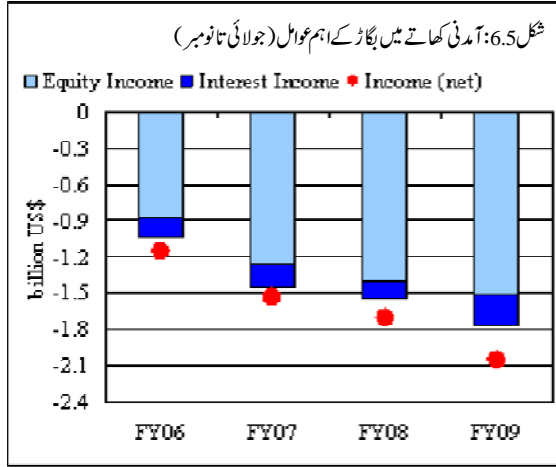
جدول 6.4: خدمات کا کھاتہ (خالص) (ملین ڈالر)

جولائی تا نومبر	م س 07ء	م س 08ء	م س 09ء
نقل و حمل	-901	-943	-1157
دیگر تجارتی خدمات	-552	-573	-609
جس میں: مبادلہ کمپنیاں	-839	-1255	-649
حکومتی خدمات	-819	-1040	-425
جس میں: لاجسٹک سپورٹ	452	53	445
دیگر	425	0	365
خدمات (خالص)	-111	-126	-91
(الف) لاجسٹک سپورٹ منہا کر کے	-1951	-2844	-2061
(ب) مبادلہ کمپنیوں کی رقم منہا کر کے	-2376	-2844	-2426
(ج) (الف) اور (ب) کو منہا کر کے	-1132	-1804	-1636
	-1557	-1804	-2001

³ یہ حصہ اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ مبادلہ کے اعداد و شمار پر مبنی ہے اور یہ وفاقی شاریات بیورو کے کسٹم اعداد و شمار سے مماثلت نہیں رکھتا۔

⁴ تفصیلات کے لیے تجارتی کھاتے کا سیکشن ملاحظہ فرمائیں۔

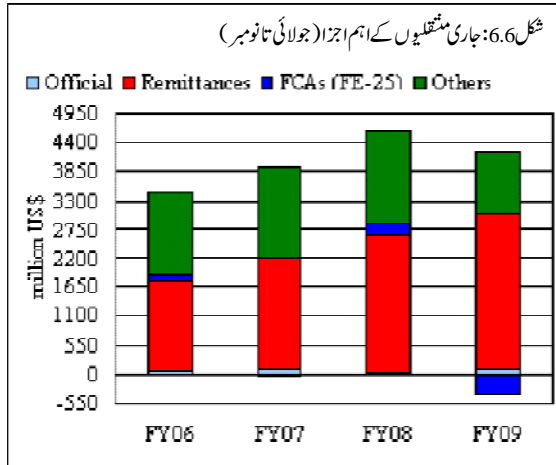
⁵ تفصیلات کے لیے دیکھئے ایف ای سرکر نمبر 04 تا ریخ 09 مئی 2008ء۔



خدمات کھاتے میں زیر جائزہ مدت کے دوران مال برداری اور سفر کے خسارے میں مزید اضافہ ہوا۔ مال برداری میں بگاڑ کا اہم سبب بحری مال برداری کی بلند لاگت اور سفری خسارے کا باعث حج سے متعلق سرمائے کے اخراج کی بلند سطح اور سیاحتی خدمات کی برآمدیں کمی ہے۔

آمدنی (خالص)

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران آمدنی کھاتے کے خسارے میں 20.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال یہ 11.2 فیصد رہا تھا۔ اس ابتری میں بڑا حصہ سودی آمدنی کے اخراج میں ہونے والے خالص اضافے کا تھا۔ مزید برآں، سرمایہ کاری آمدنی کا اخراج آمدنی کھاتے میں بگاڑ کو مزید بڑھانے کا باعث بنا (دیکھئے شکل 6.5)۔



سرمایہ کاری آمدنی میں اضافے کی اہم وجہ خام تیل اور معدنیات کی خریداری کی بلند سطح تھی کیونکہ نفع و منافع منقسمہ کی ادائیگی میں کمی آئی ہے۔ نفع و منافع منقسمہ کی ادائیگی میں کمی مالی کاروبار، مواصلات اور بنکاری کے شعبوں میں دیکھی گئی ہے۔

جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران سودی آمدنی سے متعلق سرمائے کا اخراج تقریباً 102 ملین ڈالر بڑھا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں اس میں 5 ملین ڈالر کمی آئی تھی۔ سرمائے کے اخراج کی بلند سطح میں بڑا حصہ زرمبادلہ آمدنی میں خاصی کمی کا ہے (دیکھئے

جدول 6.5)۔ مزید برآں، غیر ملکی کرنسی کے کھاتوں میں بلند سودی ادائیگی نے زیر جائزہ مدت میں سودی آمدنی کی منتقلی پر دباؤ کو مزید بڑھا دیا۔

جاری منتقلیاں

گزشتہ پانچ سال سے جولائی تا نومبر میں صحت مند نمو کے بعد جاری منتقلیوں میں م س 09ء کے انہی مہینوں کے دوران 752 ملین ڈالر کمی

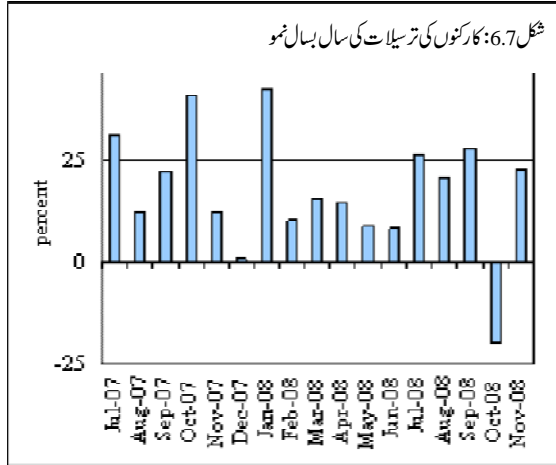
پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 6.5: مالی کھاتے (ملین ڈالر)				
سال بسال تبدیلی		جولائی تا اکتوبر		
میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء
-2,339	1,209	1,436	3,775	2,566
مالی کھاتہ (4 تا 1)				
10	44	-	-10	-54
-110	232	1,602	1,712	1,480
-133	175	1,172	1,305	1,130
-133	-	-	133	133
23	59	430	407	348
-287	-472	-183	104	576
-197	-368	-146	51	419
-73	-97	-17	56	153
-387	-196	1,419	1,806	2,002
-1,952	1,405	17	1,969	564
-568	637	270	838	201
199	9	123	-76	-85
67	5	145	78	73
-834	624	2	836	212
-800	606	-49	751	145
-1,384	768	-253	1,131	363
-389	425	139	528	103
-321	304	338	659	355
104	179	494	390	211
-389	275	16	405	130
172	58	693	521	463
-61	123	72	133	10
14	80	228	214	134
75	-43	156	81	124
-146	106	-82	64	-42
100	-	-	-100	-100
-246	106	-82	164	58
-714	153	-427	287	134
-654	122	-397	257	135
-30	-89	39	69	158
☆ پری پینٹ قرضوں کے لیے تجارتی مالکاری				
ماخذ: شعبہ شماریات، بینک دولت پاکستان				

دیکھنے میں آئی ہے۔ اس پستی کا بنیادی سبب جاری منتقلیوں میں کمی تھی۔ تاہم اس کے برعکس سرکاری منتقلیوں میں اضافہ ہوا۔ نجی منتقلیوں کو چنگلی سطح پر لانے میں دیگر منتقلیوں اور اقامتی غیر ملکی کرنسی کھاتے میں رقوم کی کم آمد نے اہم کردار ادا کیا (دیکھئے شکل 6.6)۔ مزید برآں، زیر جائزہ مدت میں کارکنوں کی ترسیلات، بھی کم ہوئی ہیں۔

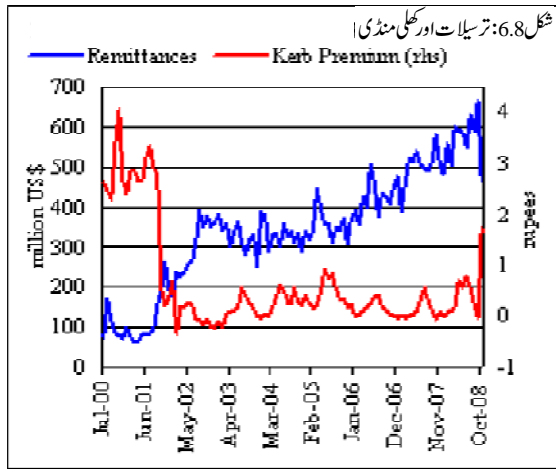
کارکنوں کی ترسیلات

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں کارکنوں کی ترسیلات کم ہو کر 14.6 فیصد ہو گئیں جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 23.6 فیصد رہی تھیں۔ اس میں زیادہ کمی اکتوبر 2008ء میں ہوئی کیونکہ جولائی تا ستمبر مالی سال 2009ء کے دوران اس میں مضبوط نمود دیکھنے میں آئی تھی (دیکھئے شکل 6.7)۔



اکتوبر میں ترسیلات زر میں کمی کے کئی عوامل یہ ہیں: رمضان المبارک اور عید کے موسمی اثرات، شرح مبادلہ کا تیزی سے گرنا، ڈالر کی ذخیرہ اندوزی، عالمی کساد بازاری کے باعث بین الاقوامی سطح پر کارکنوں کی ترسیلات میں کمی، کھلی منڈی کے پریمیم میں خاصے اضافے کے نتیجے میں کارکنوں کی ترسیلات کے لیے غیر رسمی شعبے کا متوقع استعمال۔

اکتوبر میں ترسیلات زر میں کمی کے کئی عوامل یہ ہیں: رمضان المبارک اور عید کے موسمی اثرات، شرح مبادلہ کا تیزی سے گرنا، ڈالر کی ذخیرہ اندوزی، عالمی کساد بازاری کے باعث بین الاقوامی سطح پر کارکنوں کی ترسیلات میں کمی، کھلی منڈی کے پریمیم میں خاصے اضافے کے نتیجے میں کارکنوں کی ترسیلات کے لیے غیر رسمی شعبے کا متوقع استعمال۔



اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ اکتوبر 2008ء کا کھلی منڈی کا پریمیم 9/11 کے بعد کے سات سالوں کے مقابلے میں بلند سطح پر ہے۔ کھلی منڈی کے پریمیم اور کارکنوں کی ترسیلات میں منفی ارتباط (-0.74) پایا جاتا ہے، اس منفی ربط کی وجہ کرب پریمیم کی بلند سطح (بلند نرخ) ہے جس نے تارکین وطن کو رقوم بھیجنے کے لیے غیر رسمی ذرائع کے استعمال کی ترغیب دی (دیکھئے شکل 6.8)۔

ملکوں کے لحاظ سے ترسیلات زر کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ترسیلات کی نمونہ زیادہ کمی کا بڑا حصہ امریکہ، برطانیہ اور متحدہ عرب امارات میں مرکوز رہا ہے (دیکھئے جدول 6.6)۔ اس کی وجوہات میں امریکہ و برطانیہ میں اقتصادی سست روی اور متحدہ عرب امارات کی ریئل اسٹیٹ کاروباری سرگرمیوں کا محدود ہونا ہے۔

اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے (آر ایف سی ایز)

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں آر ایف سی ایز میں 353 ملین ڈالر کی کمی ہوئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 216 ملین

جدول 6.6: کارکنوں کی ترسیلات، بلحاظ ملک ملین ڈالر					
جولائی تا نومبر					
مؤ	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء	
1) نقد	14.7	23.6	2966.2	2586.1	2091.6
امریکہ	4.5	37.5	767.1	733.8	533.5
برطانیہ	-4.3	9.6	189.0	197.4	180.1
سعودی عرب	24.6	20.8	600.3	481.8	399.0
عرب امارات	26.3	33.0	534.3	423.0	318.1
خلیج تعاون کونسل، دیگر ممالک	30.6	30.4	496.2	380.0	291.5
یورپی یونین کے ممالک	6.5	21.6	81.0	76.1	62.6
تاروسے	-5.9	42.6	10.7	11.3	8.0
سوئٹزرلینڈ	-20.5	39.4	7.6	9.6	6.9
آسٹریلیا	-6.7	18.9	13.5	14.5	12.2
کینیڈا	-19.4	19.7	34.0	42.2	35.3
جاپان	29.0	-30.3	1.9	1.5	2.1
دیگر ممالک	7.3	-11.4	230.7	214.9	242.6
2) دیگر ☆	-67.0	-17.1	0.3	1.0	1.2
کل	14.7	23.6	2966.5	2587.1	2092.8

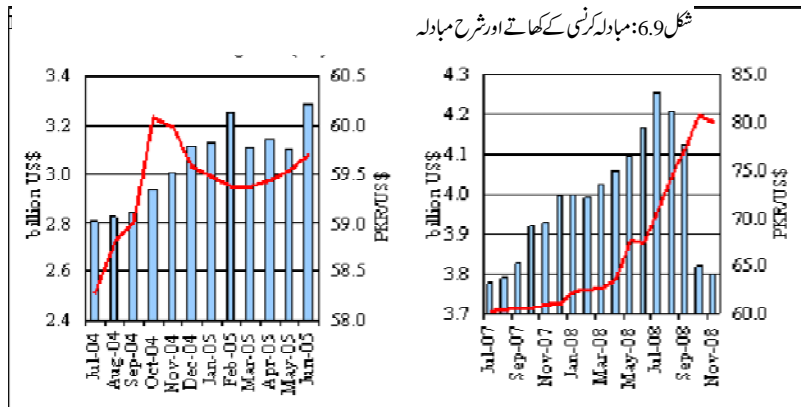
☆ دیگر میں پاکستانی روپے میں بھنائے گئے فارن ایکسیچ پیئر سرٹیفکیٹس اور فارن کرنسی پیئر سرٹیفکیٹس اور ان کا منافع شامل ہے۔

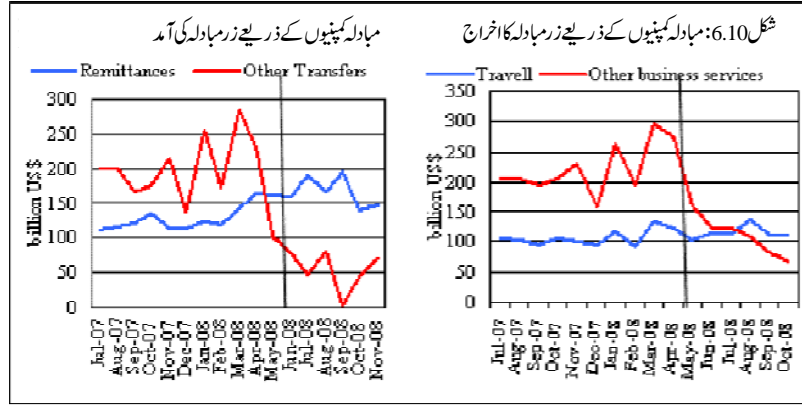
ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔ اس میں 80 فیصد کی اکتوبر 2008ء میں اس وقت ہوئی جب شرح مبادلہ تیزی سے گر رہی تھی (دیکھئے شکل 6.9)۔ روپے کی قدر میں حالیہ کی کا اہم سبب بعض اداروں کی مالی صحت کے متعلق غیر یقینی صورتحال ہو سکتی ہے۔ یہاں یہ ذہن نشین رہنا چاہیے کہ اکتوبر میں بینکوں کے دیوالیہ پن کی اطلاعات اور زر مبادلہ کرنسی کھاتوں کے انجامہ کی افواہیں پھیلی ہوئی تھیں، جو امانت داروں کے لیے غیر ملکی کرنسی کھاتوں سے قوم نگلو آنے کی ترغیب کا باعث بن سکتی تھیں۔ اکتوبر 2008ء کے دوران غیر ملکی کرنسی نوٹوں کی طلب بھی بڑھ گئی۔

دیگر منتقلیاں

دیگر منتقلیوں میں جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں 633 ملین ڈالر کی بھاری کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران اس میں 35 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔ اس کا اہم سبب مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے بیرونی رقوم کی آمد میں کمی تھا (دیکھئے جدول 6.3)۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ

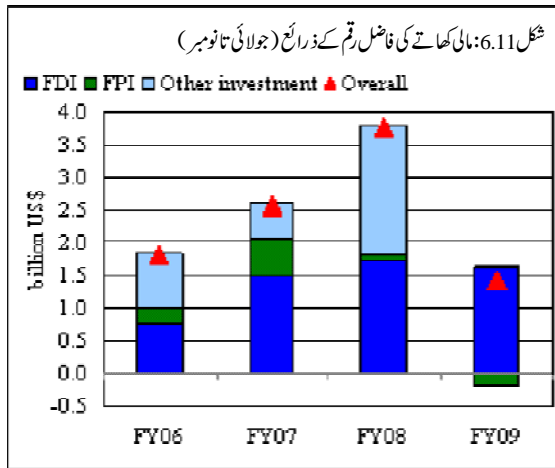
مئی 2008ء کے بعد دیگر منتقلیوں میں تیزی سے کمی آئی کیونکہ مئی 2008ء کے بعد مبادلہ کمپنیوں سے سرمائے کے اخراج کو کمپنی کی جانب سے





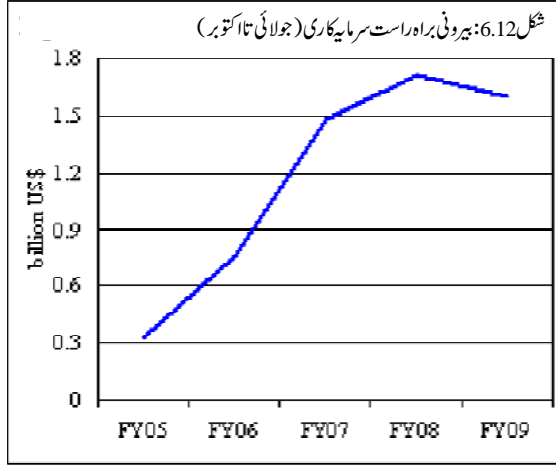
گزشتہ ماہ جمع کردہ کارکنوں کی ترسیلات کے 75 فیصد تک محدود کر دیا گیا۔ تاہم، مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے آنے والی کارکنوں کی ترسیلات میں اس اقدام کے بعد بہتری آئی ہے۔ مبادلہ کمپنیوں سے سرمائے کی آمد کا جاری حسابات کے مجموعی توازن پر کوئی اثر نہیں پڑا کیونکہ مبادلہ کمپنیوں کے خدمات کھاتے سے سرمائے کے اخراج کی رقم میں کمی بھی اتنی ہی ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.10 ب)۔

6.3 مالی کھاتہ



جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں متعدد ملکی و بیرونی عوامل نے اہم مالی رقوم کی آمد (علاوہ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری) کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے (دیکھئے شکل 6.11)۔ ان عوامل میں بڑھتا ہوا معاشی عدم توازن، روپے کی قدر کا تیزی سے گرنا، اسٹاک مارکیٹ میں خاصی گراوٹ اور ملک کی نا دہندگی کا خطرہ بڑھنے سے زرمبادلہ کی آمد میں کمی شامل ہیں۔ خصوصاً، زیر جائزہ مدت کے دوران دیگر سرمایہ کاری و جز دانی سرمایہ کاری میں کافی کمی واقع ہوئی۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران مالی کھاتے میں

62 فیصد کمی دیکھنے میں آئی جبکہ اس میں گزشتہ تین سال سے مسلسل اضافے کا رجحان تھا۔



خالص غیر ملکی سرمایہ کاری

جولائی تا نومبر 09ء میں خالص غیر ملکی سرمایہ کاری میں 21.4 فیصد کمی ہوئی جبکہ اس میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 9.8 فیصد کمی آئی تھی۔

اس کمی کا اہم سبب جزو دانی سرمایہ کاری سے سرمائے کا خالص اخراج تھا کیونکہ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کم ہو کر 110 ملین ڈالر رہ گئی تھی۔

براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری

براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں گزشتہ سال کی

اسی مدت کے مقابلے میں 6.2 فیصد کمی ہوئی (دیکھئے شکل 6.12)۔ اس کی وجہ اکتوبر اور نومبر 2008ء میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی پست سطح تھی کیونکہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں 10 فیصد کمی تھی۔ اس پستی میں بڑا حصہ ملک سے منسلک خطرے کا بڑھنا اور عالمی سرمایہ منڈیوں میں سیالیت کے سخت حالات کا ہے۔

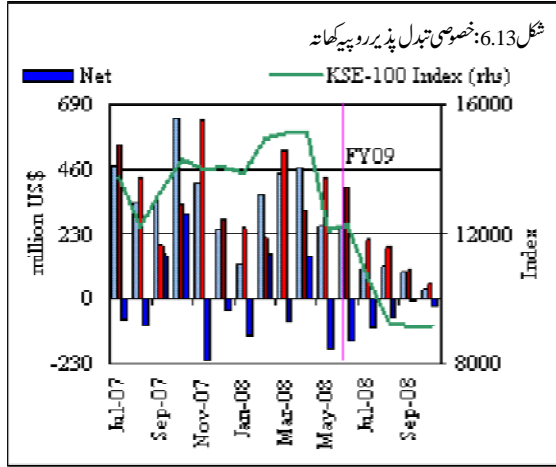
جدول 6.7: بیرونی براہ راست سرمایہ کاری، شعبہ دار (جولائی تا نومبر)

رقم	حصہ (%)	مؤ	مؤ	مؤ	مؤ
		مؤ	مؤ	مؤ	مؤ
تیل و گیس کی تلاش	18.5	17.2	13.6	275.5	232.6
ٹرانسپورٹ کا سامان	-16.1	2.4	2.7	38.7	46.1
بجلی	116.7	4.0	1.7	63.6	29.4
تعمیرات	-53.4	1.1	2.3	18.1	38.8
تجارت	2.3	4.4	4.0	70.6	69.0
مواصلات	-37.7	24.2	36.5	388.7	624.2
مالی کاروبار	49.1	27.7	17.4	444.1	297.8
ذاتی خدمات	15.9	3.1	2.5	49.4	42.6
دیگر	-23.3	15.9	19.4	254.6	332.0
کل	-6.4			1603.3	1712.5

براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں کمی کا بڑا سبب مواصلات کے شعبے میں سرمایہ کاری کی پست سطح ہے۔ اس مدت کے دوران جن دیگر شعبوں میں غیر ملکی رقوم کی آمد میں کمی آئی ہے ان میں تجارت، تعمیرات اور ٹرانسپورٹ شامل ہیں (دیکھئے جدول 6.7)۔ اس کے برعکس مالی کاروبار، تیل و گیس کی دریافت اور بجلی کے شعبوں میں خاصی نمو ہوئی ہے۔ مالی کاروبار میں سرمایہ کاری کی بلند سطح میں بینک سے 194 ملین ڈالر کی وصولیاں اور تیل و گیس کی دریافت میں بلند سرمایہ کاری پی پی پی پاکستان، ای این آئی پاکستان لمیٹڈ اور پی ایچ پی پیٹرولیم پاکستان میں دیکھنے میں آئی ہے۔ نجی شعبے میں بیرونی سرمائے کی آمد میں بڑا حصہ ایچ پاور پروجیکٹ اور کے ای ایس سی کا ہے۔

جزدانی سرمایہ کاری

زیر جائزہ مدت کے دوران ناموافق اندرونی و بیرونی عوامل نے جزدانی سرمایہ کاری کو بری طرح متاثر کیا۔ جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران نجی و سرکاری دونوں شعبوں سے سرمائے کا خالص اخراج دیکھنے میں آیا (دیکھئے جدول 6.8)۔ نجی شعبے سے سرمائے کے اخراج کی بڑی وجہ اسٹاک مارکیٹ کا تیزی سے گرنا (دیکھئے شکل 6.13) اور بعد ازاں اس کے زرخوں پر مصنوعی فلور کا نفاذ تھی جبکہ سرکاری شعبے سے سرمائے کے اخراج کا باعث قرضہ تمسکات (ٹی بلز) بنے۔



واجب الادا برآمدی بلز

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران برآمد کنندگان اور بینکوں کے واجب الادا برآمدی بلز میں خاصی کمی آئی ہے۔

کرنسی و امانتیں

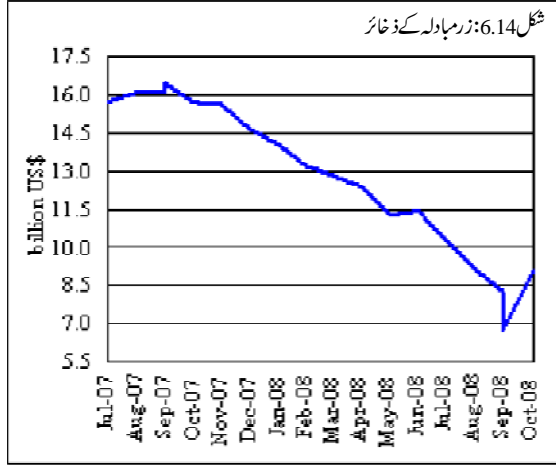
جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران کرنسی اور امانتوں کے زمرے میں 2 ملین ڈالر کی معمولی کمی ہوئی جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں اس میں 836 ملین ڈالر کی خاصی کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ اس کے بڑھنے کا اہم سبب ایف ای 25 امانتوں کی واپسی کے باعث کمرشل بینکوں کے ایف ای 25 نوٹس روکا بڑھنا تھا۔

جدول 6.8: بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کی خالص آمد (ملین ڈالر)

تبدیلی	جولائی تا نومبر	میں 08ء	میں 09ء
نجی شعبہ	50.4	-146.1	-196.5
ایکویٹی تمسکات	50.4	-146.1	-196.5
جس میں: بی ڈی آر	90.5	0	-90.5
قرض تمسکات	0	0	0
سرکاری شعبہ	55.6	-16.8	-72.4
ایکویٹی تمسکات	0	0	0
قرض تمسکات	55.6	-16.8	-72.4
کل	104	-183	-287

طویل مدتی سرکاری قرضے

جولائی تا نومبر 09ء کے دوران طویل مدتی سرکاری قرضوں میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصی کمی ہوئی ہے۔ اس کا اہم سبب زلزلہ قرضوں کی پست سطح اور قسط وار واپسی کی قدرے بلند سطح ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پورے سال کے لیے زلزلہ قرضوں کے تخمینے کا صرف 5 فیصد ہی ابتدائی چار مہینوں میں حاصل ہو سکا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رواں مالی سال کی باقی مدت میں زلزلہ قرضوں کی وصولی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ قسط وار قرضوں کی واپسی کی وجہ اسلامی ترقیاتی بینک کو 201 ملین ڈالر، ایشیائی ترقیاتی بینک کو 112 ملین ڈالر اور آئی بی آر ڈی کو 113 ملین ڈالر کی ادائیگیاں ہیں جبکہ ایشیائی ترقیاتی بینک سے 500 ملین ڈالر کے قرضوں کی وصولی سے سرمائے کی آمد میں بہتری آئی ہے۔



قلیل مدتی سرکاری قرضے

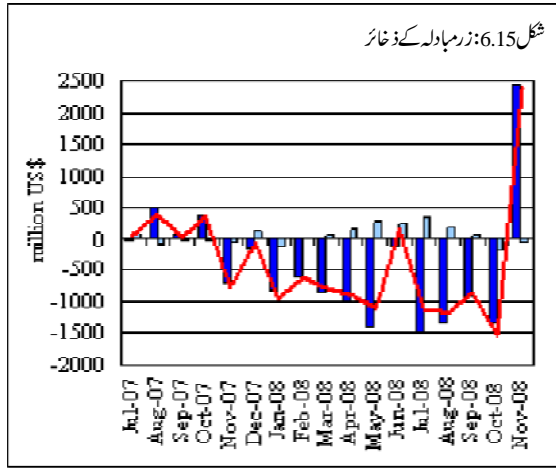
اسلامی ترقیاتی بینک کو 282 ملین ڈالر کے قرضوں کی واپسی اور حال ہی میں 200 ملین ڈالر نکالوانے کے نتیجے میں قلیل مدتی خالص سرمائے کی آمد میں جولائی تا نومبر مرس 09ء میں 82 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔

کرنسی ومانتیں (واجبات)

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں کرنسی ومانتوں کی مد میں 427 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 231 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی تھی۔ سرمائے کے اخراج کی وجہ درآمد و برآمد کنندگان کی جانب سے ایف ای۔ 25 قرضوں کی واپسی کے باعث تجارتی ماکاری کا کم ہونا تھی۔

6.4 زرمبادلہ کے ذخائر

مالی سال 2009ء کے ابتدائی مہینوں میں پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر میں خاصی کمی ہوئی اور یہ آخر جون 2008ء کو 11.4 ارب ڈالر سے گر کر 25 نومبر 2008ء کو 6.4 ارب ڈالر کی پست سطح پر آگئے (دیکھئے شکل 6.14)۔ 5 ارب ڈالر کی یہ کمی مالی سال 2008ء کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں ہونے والی مجموعی کمی سے بھی زیادہ تھی۔ نومبر 2008ء میں آئی ایم ایف کی جانب سے معاشی استحکام پروگرام کے لیے 3 ارب ڈالر کی اعانت سے زرمبادلہ کے ذخائر کی خراب صورتحال کو جزوی طور پر مستحکم کرنے میں مدد ملی ہے۔



اسٹیٹ بینک کے ذخائر

آخر نومبر مرس 08ء تک اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 5.9 ارب ڈالر کی کمی ہوئی۔ نومبر کے علاوہ رواں مالی سال کے باقی عرصے میں اسٹیٹ بینک کے ذخائر کا بہاؤ منفی رہا۔ نومبر میں آئی ایم ایف سے 3 ارب ڈالر کی امداد ملی تھی (دیکھئے شکل 6.15)۔ اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں

تبدیلی کا باعث بننے والے عوامل کو جدول 6.9 میں دیا گیا ہے۔

جدول 6.9: اسٹیٹ بینک کے ذخائر (ملین ڈالر)

جولائی تا نومبر	میں 08ء	میں 09ء
آمد قمر	6,367	13,566
خریداریاں	2,843	2,015
قرضے اور گرانٹ	1,229	4,044
اے ڈی بی	671	615
آئی ایم ایف	4	3,056
دیگر	2,994	7,507
پیٹنی بحیل عرصیت	1,128	6,736
لاجنک سپورٹ	0	365
نیکاری آمدنی	643	0
جانے والی رقم	6,122	16,256
فروخت	3,270	7,168
بین الینک فروخت	365	1,065
تیل کی امداد	2,905	6,103
قرض کی واپسی	570	917
دیگر	2,282	8,170
پیٹنی بحیل عرصیت	1469	6,426
گندم ایل سی، ٹی سی پی	12	671
ذخائر میں خالص تبدیلی	245	-2,689

ماخذ: شعبہ ملکی منڈیاں اور زرعی انتظام

کمرشل بینکوں کے ذخائر

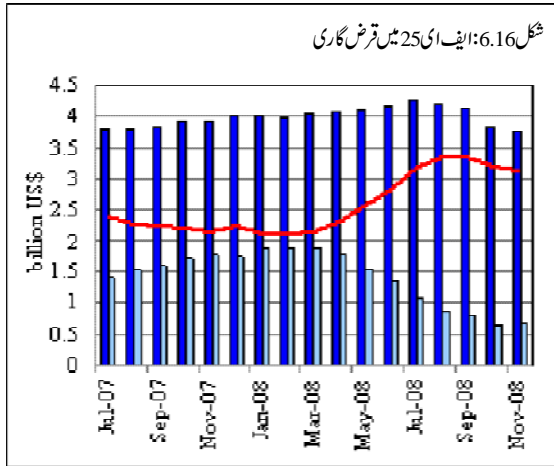
اگرچہ جولائی تا نومبر 2008ء کے عرصے میں کمرشل بینکوں کے ذخائر کے ماہانہ بہاؤ میں کمی کا رجحان رہا، تاہم مجموعی طور پر ڈی ایم بی کے ذخائر 3.2 ارب ڈالر تھے جو آخر جون 2008ء کے 2.8 ارب ڈالر سے زیادہ ہیں۔ کمرشل بینکوں کے ذخائر کی بہتری میں بڑا حصہ ایف ای 25 امانتوں پر لیے گئے غیر ملکی کرنسی کے قرضوں کی واپسی کا ہے۔ جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران تجارتی مالکاری مسلسل کمی کے بعد 0.6 ارب ڈالر رہ گئی جو آخر جون 2008ء میں 1.3 ارب ڈالر رہی تھی (دیکھئے شکل 6.16)۔

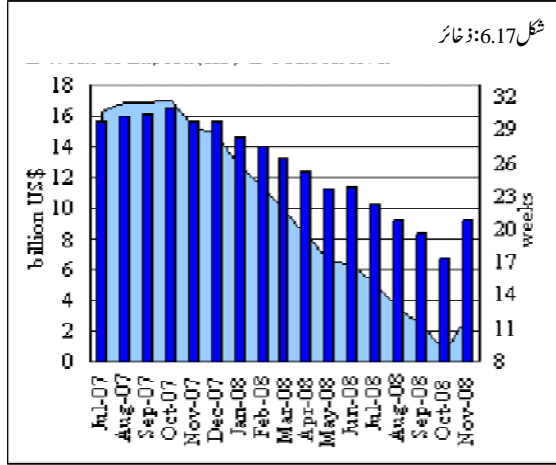
بد وزن اوسط غیر ملکی کرنسی (ڈبلیو ایف سی) پر قرض دینے اور کابور کے درمیان شرح سود کے تفرق میں اضافے کے باوجود درآمد کنندگان کے لیے زرمبادلہ میں قرضوں کے حجم میں 381 ملین ڈالر کمی آئی ہے جس کا اہم سبب روپے کی قدر میں کمی (روپے کی قدر میں مزید کمی کی توقعات) اور ایف ای 25 قرضوں کی لاگت کے تیزی سے بڑھنے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔

کفایت سرمایہ

زرمبادلہ کے ذخائر میں خاصی کمی نے بیرونی ادائیگیوں کے لیے ملکی صلاحیت پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ درآمدات کی کوریج کا تناسب جو آخر جون 2008ء میں 16.8 ہفتے تھا، وہ اکتوبر میں کم ہو کر 9.1 ہفتے کی بے حد پست سطح پر پہنچ گیا۔ تاہم نومبر میں آئی ایم ایف کی جانب سے 3 ارب ڈالر کی امداد ملنے سے درآمدات کی کوریج کے تناسب کو 12.3 ہفتوں تک لانے میں مدد ملی (دیکھئے شکل 6.17)۔

شکل 6.16: ایف ای 25 میں قرض گاری

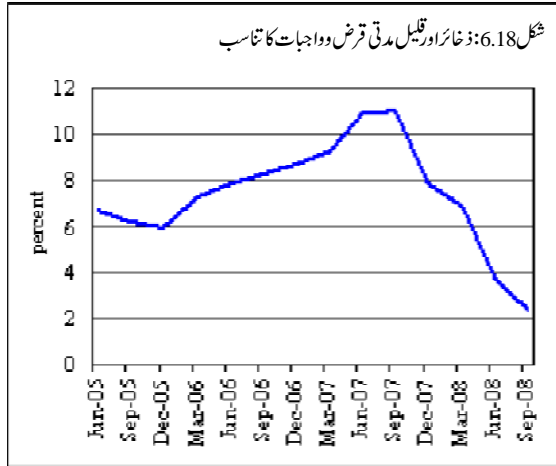




کفایت سرمایہ کا ایک اور اہم پیمانہ زرمبادلہ کے ذخائر اور قلیل مدتی قرضوں اور واجبات کا تناسب ہے۔ اس تناسب میں مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تنزلی ہوئی ہے۔ اگرچہ قلیل مدتی قرضوں میں کمی آئی لیکن اکتوبر اور نومبر کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں تیزی سے تخفیف کے باعث مذکورہ تناسب 3.7 فیصد سے کم ہو کر 2.4 رہ گیا (دیکھئے شکل 6.18)۔

6.5 شرح مبادلہ

روپے کی قدر میں کمی کے عمل میں فروری 2008ء سے تیزی آنا شروع ہوئی۔ اس لیے آمد سرمایہ کو مستحکم اور منڈی کے احساسات کو قابو میں رکھنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 2009ء کے

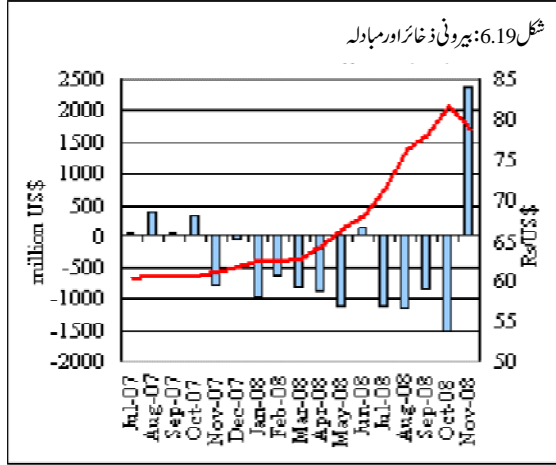


آغاز میں متعدد اقدامات کیے۔ ان میں ڈالروں کی پیشگی بٹنگ کی معطلی، خرید و فروخت کے وقت میں تخفیف اور درآمدات پر پیشگی ادائیگیوں کو 50 فیصد سے کم کر کے 25 فیصد کرنا شامل ہیں۔⁶ مزید برآں، برآمدات کی رقوم کی بروقت منتقلی کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے برآمد کنندگان کو ہدایات جاری کیں کہ وہ واجب الادا برآمدی وصولیوں کو جمع کرا دیں۔ اس ضمن میں بینکوں سے کہا گیا کہ وہ واجب الادا برآمدی بلوں کی وصولی کے لیے مہم شروع کریں۔⁷ اس کے نتیجے میں جولائی تا نومبر مالی سال 2008ء میں برآمد کنندگان پر واجب الادا برآمدی بلوں میں 123 ملین ڈالر کمی آئی ہے۔

تاہم، تنزل پذیر اقتصادی اشاریوں کے باعث روپے کی قدر میں کمی کا عمل جاری رہا۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے روپے کی قدر میں 16.3 فیصد کمی واقع ہوئی، جو زرمبادلہ کے ذخائر میں خاصی تخفیف اور درآمدات پر مبادلہ نقصانات سے بچنے کے لیے کاروباری برادری کی

⁶ ای پی ڈی سرکولر نمبر 08 بتاریخ 08 جولائی 2008ء۔

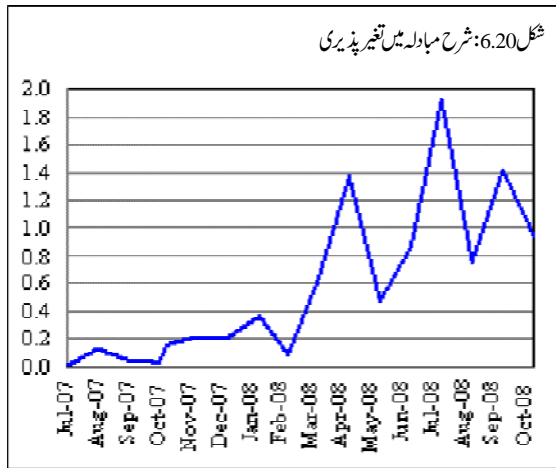
⁷ ای پی ڈی سرکولر نمبر 06 بتاریخ 11 جولائی 2008ء۔



جانب سے بھاری مقدار میں زرمبادلہ کی خریداری کا عکاس ہے۔ اکتوبر کے مہینے میں سٹے بازی بلند ترین سطح پر تھی جس کی وجہ سے روپیہ 17 اکتوبر 2008ء کو 83.46 روپے فی امریکی ڈالر کی ریکارڈ پست ترین سطح پر پہنچ گیا۔

آئی ایم ایف سے امداد ملنے اور امریکی ڈالر کی اسٹاکنگ میں ملوث مبادلہ کمپنیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کے بعد بازار مبادلہ میں بہتری آنا شروع ہوئی اور امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے نے اپنے کھوئی ہوئی قدر کے کچھ حصے کو دوبارہ حاصل

کر لیا۔ اس طرح، جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران روپے کی قدر میں 13.3 فیصد کی خالص کمی ریکارڈ کی گئی (دیکھئے شکل 6.19)۔ روپے کی قدر میں مسلسل تخفیف کے ساتھ ساتھ شرح مبادلہ کی تغیر پذیری میں بھی اس مدت کے دوران اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ جبکہ اگست اور اکتوبر 2008ء کے دوران بین الینک منڈی کی شرح مبادلہ کے معیاری انحراف میں بے حد تغیر پذیری دیکھی گئی ہے (دیکھئے شکل 6.20)۔

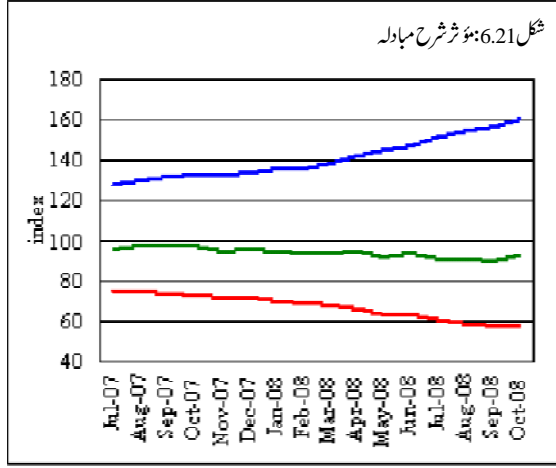


شرح مبادلہ کی پیمائش نامیہ موثر شرح مبادلہ سے کی جاتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکی ڈالر کی طرح دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر میں جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران 9.2 فیصد کمی واقع ہوئی ہے جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 3.2 فیصد تک رہی تھی۔ تاہم، گرانی کے دباؤ میں مسلسل اضافے کی وجہ سے اشاریہ نسبتی قیمت 8.8 فیصد ہو گیا اور حقیقی موثر شرح مبادلہ 1.2 فیصد تک محدود رہی (دیکھئے شکل 6.21)۔

6.6 تجارتی کھاتہ

جولائی تا نومبر 09ء کے دوران درآمداتی اشیاء کی بلند قیمتوں کے باعث درآمدات میں مضبوط نمونے برآمدات میں بہتری کے اثرات کو زائل کر دیا اور تجارتی خسارہ گزشتہ برس کی اسی مدت کی نسبت 1.4 ارب ڈالر زیادہ رہا (دیکھئے جدول 6.10)۔⁸ تجارتی خسارے کا بڑا حصہ مالی

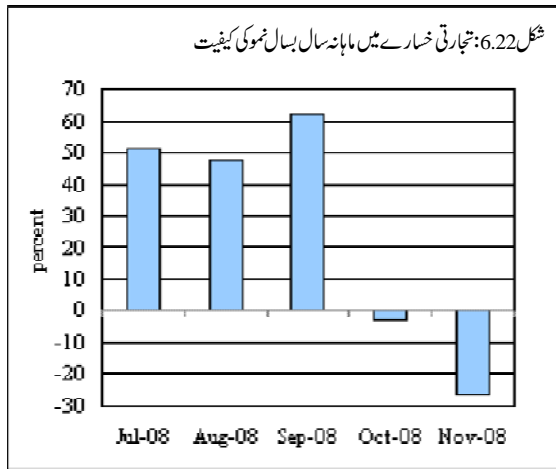
⁸ قیمت اور مقدار کے اثرات، مجموعی برآمدات کے 60 فیصد پر مشتمل ہیں اور اس کے تقابلی اعداد و شمار بھی دستیاب ہیں۔



سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی تک مرکز رہا جبکہ اس کے بعد کے دو مہینوں کے دوران اس میں کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 6.22)۔

مالی سال 2009ء کے پانچ مہینوں میں درآمدات کی نمونہ ہر کرتی ہے کہ پہلی سہ ماہی کے دوران طلب کی نمونہ کی آئی تھی تاہم درآمدی اشیا کی بلند قیمتوں نے تجارتی خسارے کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ اکتوبر 2008ء تک طلب اور درآمدی اشیا کی قیمتوں، دونوں میں کمی ہونا شروع ہو گئی تھی۔ اس طرح، مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑے

اضافے کے بعد اکتوبر نومبر کے دوران درآمدات میں کمی واقع ہوئی (دیکھئے شکل 6.22)۔⁹



جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں خاصی کمی کا رجحان برقرار رہا (دیکھئے جدول 6.11)۔ تاہم، چونکہ پاکستانی تجارت پر اس کے اثرات کچھ مدت بعد مرتب ہوتے ہیں اس لیے بعد کے مہینوں میں درآمدی اشیا کی قیمتیں تیزی سے کم ہوئی ہیں۔ دوسری جانب، اکتوبر نومبر مالی سال 2009ء کے دوران درآمدات میں کمی کی وجہ یکبارگی عوامل¹⁰ ہیں۔ اس لیے، عالمی نرخوں میں کمی اور ملکی معیشت کی سست روی کے نتیجے میں درآمدات میں کمی کا رجحان جاری رہے گا تاہم اس میں بہتری کی رفتار اتنی تیز نہیں ہوگی جتنی کہ نومبر 2008ء میں رہی تھی۔

⁹ پیٹرولیم گروپ اور مصنوعی کھاد کی درآمدات میں اس مدت کے دوران خاصی کمی آئی ہے۔ اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں تیزی سے کمی کے باعث حکومت نے پیٹرولیم کی درآمدات پر ایک ماہ کی عارضی پابندی عائد کر دی تھی۔

¹⁰ اکتوبر مالی سال 2008ء کے دوران جہازوں اور کشتیوں کے زمرے کی درآمدات کی عدم موجودگی کے یکبارگی اثر کا بھی اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران درآمدات کی سست روی میں اہم حصہ رہا ہے۔

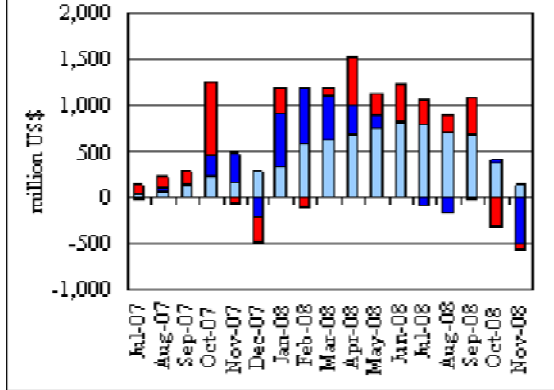
جدول 6.10: تجارتی خسارے کی ہیئت ترکیبی (جولائی تا نومبر) (ارب ڈالر)

میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء
8.7	7.3	5.4
2.4	2.3	1.2
103.4	34.2	32.2
78.3	14.7	14.6
25.1	19.4	17.6
-6.6	16.2	15.0
0.9	0.4	0.3
-10.7	-7.5	90.7
110.7	107.5	9.3

ملکی طلب کے دباؤ میں کمی¹¹، معاشی سرگرمیوں میں سست روی، روپے کی قدر میں تیزی سے تخفیف¹² اور زراعت کے خاتمے سے درآمدات میں کمی کے نتیجے میں توقع ہے کہ آئندہ مہینوں میں پاکستان کا تجارتی خسارہ تیزی سے کم ہوگا۔ تاہم یہ خدشات بھی موجود ہیں کہ عالمی معیشت کی کمزوری کے باعث برآمدات میں سست روی (دیکھئے باکس 6.1) کے نتیجے میں درآمدات میں کمی سے حاصل ہونے والے فوائد جزوی طور پر زائل ہو سکتے ہیں۔

یہاں یہ ذہن نشین رہنا چاہیے کہ جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران برآمدات کی نمو میں اضافے کا سبب غیر ٹیکسٹائل برآمدات کی مضبوط نمو تھی کیونکہ مذکورہ مدت کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 6.24)۔ جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران برآمدات میں سال بسال بنیادوں پر سست نمو سے قطع نظر برآمدات کی ماہانہ کارکردگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ برآمدات کی نمو میں سست روی کے عمل کا آغاز اگست مالی سال 2009ء سے ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.25)۔

شکل 6.23: درآمدات پر نرخ اور مقدار کا اثر



جدول 6.11: اجناس کی بین الاقوامی اوسط قیمتیں

اکائی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	اکتوبر تا نومبر
عربین لائف اسٹائل	71.3	85.2	93.7	117.2	113.8	62.0
پام آئل	746.4	861.6	1081.1	1088.9	828.4	459.7
ڈی اے پی	432.5	522.1	860.2	1191.6	1153.7	791.3
گندم	274.9	341.9	411.4	346.5	317.7	232.1

¹¹ مالی سال 2009ء کے دوران گندم اور کپاس کی رسد کی فراہمی کی صورتحال مالی سال 2008ء کے مقابلے میں بہتر بننے کا امکان ہے جس سے اس مدت کے دوران مذکورہ دونوں اشیاء کی درآمدات کی سطح بہتر رہے گی۔

¹² جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 21.4 فیصد کمی ہوئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

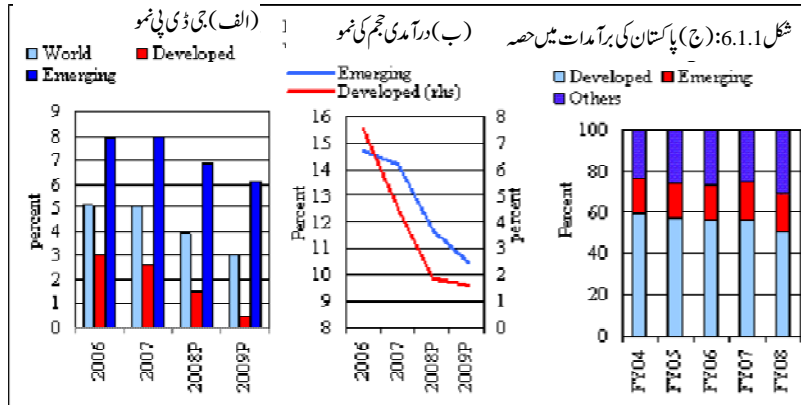
باس 6.1: بڑے صنعتی ممالک کے مقابلے میں پاکستانی برآمدات کا اکتشاف اور مستقبل میں برآمدات کے امکانات

عالمی اقتصادی صورتحال (اکتوبر 2008ء) کے مطابق حالیہ عالمی بحران کے باعث عالمی معیشت کساد بازاری کی طرف بڑھ رہی ہے۔ عالمی جی ڈی پی کی نمو میں 2007ء کے دوران معمولی کمی ہوئی تھی تاہم 2008ء اور اس کے بعد اس میں خاصی کمی کا امکان ہے۔ جس کا اہم سبب ترقی یافتہ معیشتوں کی آمدنی کی نمو کا تیزی سے کم ہونا ہے (دیکھئے شکل 6.1.1 الف)۔ عالمی معیشت سے منسلک ہونے کے باعث ترقی یافتہ ملکوں کی اقتصادی نمو میں سست روی کے اثرات سے پاکستان بھی محفوظ نہیں رہ سکتا (دیکھئے شکل 6.1.1 ب)۔ پاکستانی برآمدات میں مذکورہ ملکوں¹³ کا حصہ 50 فیصد ہے، جس کے باعث ہماری برآمدات کو بھی مشکلات پیش آسکتی ہیں۔

جدول 6.1.1: پاکستان کے اہم تجارتی شراکت داروں کی معاشی کارکردگی

فیصد

جی ڈی پی نمو	پاکستان کی برآمدی نمو میں حصہ	مکس 08ء	مکس 07ء	مکس 06ء	مکس 05ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء
ترقی یافتہ ممالک		50.6	55.9	55.6	57.0	0.5	1.5	2.6	3.0
امریکہ		19.5	24.6	25.5	23.9	0.1	1.6	2	2.8
یورپ کا خطہ		21.8	21.5	20.3	21.9	0.2	1.3	2.6	2.8
ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ممالک		39.9	33.9	33.5	32.0	6.1	6.9	8.0	7.9
افریقہ		4.3	3.9	4.2	4.2	6.0	5.9	6.3	6.1
ترقی پذیر ایشیا		27.4	28.2	27.5	26.0	7.7	8.4	10.0	9.9
چین		3.6	3.4	2.8	2.5	9.3	9.7	11.9	11.6
بھارت		1.3	2.0	1.8	2.0	6.9	7.9	9.3	9.8
عرب امارات		10.9	8.0	8.0	7.6	6.0	7	7.4	9.4



ملکی برآمدات پر عالمی آمدنیوں میں کمی کے اثرات کی شدت کا انحصار دو عوامل پر ہے (1) پاکستانی برآمدات میں بعض ملکی گروپوں کی منڈی کا حصہ اور (2) پاکستانی برآمدات کی آمدنی کے مقابلے

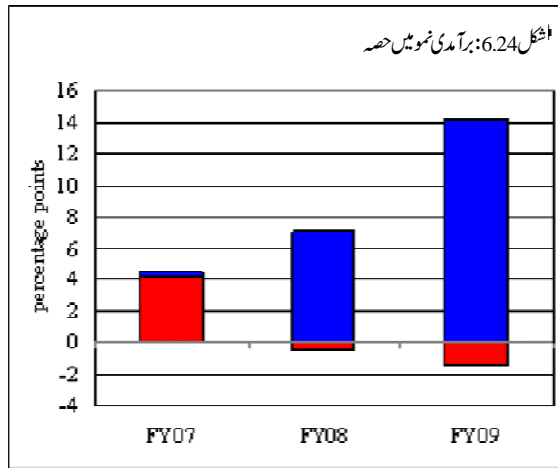
¹³ آئی ایم ڈی بیو ای او اکتوبر 2008ء کی درجہ بندی کے مطابق آسٹریلیا، کینیڈا، ڈنمارک، پورٹو ریکو، جاپان، نیوزی لینڈ، ناروے، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، برطانیہ اور امریکہ کا شمار ترقی یافتہ ممالک میں ہوتا ہے۔ مزید برآں، شکل 1.1.1 سی میں دیگر زمرے کی درجہ بندی میں شامل ممالک کے اہم گروپوں میں وہ ایشیائی و افریقی ممالک شامل ہیں، جنہیں ابھرتے ہوئے اور ترقی یافتہ ممالک کے زمروں میں نہیں رکھا گیا۔ برآمدات کی منڈی میں حصے کے لحاظ سے اہم ایشیائی ممالک میں متحدہ عرب امارات اور افغانستان شامل ہیں۔

میں یکدماری۔ اس پس منظر میں پاکستان کی اہم برآمدی منڈیوں کے بغور جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ چند سالوں کے دوران ان منڈیوں کے حصے میں کمی آئی ہے۔ خصوصاً پاکستانی برآمدات میں امریکا کا حصہ بتدریج کم ہو رہا ہے جبکہ ابھرتی ہوئی اور دیگر ترقی پذیر ایشیائی معیشتوں کے لیے برآمدات بڑھ رہی ہیں (دیکھئے جدول 6.1.1)۔ چونکہ ابھرتے ہوئے اور ترقی پذیر ملکوں میں نمو کے زیادہ امکانات موجود ہیں، اس لیے یہ پیش رفت ملکی برآمدات کی نمو کے لیے نیک شگول ثابت ہو سکتی ہے۔

جہاں تک برآمدات کی آمدنی کی یکدماری کا تعلق ہے لہذا پھر سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کی برآمدات شراکت دار ملکوں کی آمدنیوں میں ہونے والے تبدیلیوں کے مقابلے میں متعادل طور پر یکدمار ہیں۔^{14,15} برآمدات کے اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے ملکی برآمدات میں ٹیکسٹائل کا حصہ بڑا ہے اور یہ عالمی آمدنیوں میں تبدیلیوں سے متاثر ہو سکتا ہے۔ جنوری۔اگست اور سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی یورپی یونین اور امریکہ کی ٹیکسٹائل ولبوسات کی درآمدات میں کمی سے مذکورہ خدشات کو مزید تقویت ملتی ہے کیونکہ جولائی۔نومبر مالی سال 2009ء کے دوران ایشیائے قیچش کے زمرے میں آنے والی پاکستان کی چمڑے کی مصنوعات کی برآمدات میں کمی ہونا شروع ہو گئی ہے۔

اس صورتحال میں آنے والے دنوں میں ملکی برآمدات کی نمو میں مزید کمی ہو سکتی ہے جو کہ مالی سال 2008ء کی دوسری ششماہی میں بلند سطح پر رہی تھی۔ خصوصاً بجلی کی موجودہ قلت اور امن وامان کے مسائل برقرار رہنے کی صورت میں ملکی مسابقت و سادہ کاری میں تنزلی کے باعث عالمی کساد بازاری کے اثرات کہیں زیادہ شدید ہو سکتے ہیں۔

برآمدات میں کمی (خصوصاً ٹیکسٹائل برآمدات) کی اہم وجوہات بجلی کی قلت اور ملک کی اہم برآمدی منڈیوں میں معاشی سست روی ہے۔ اگرچہ بجلی کی صورتحال میں کچھ بہتری آئی ہے تاہم سردیوں میں گیس کی قلت اور دیگر ساختی مسائل کا تسلسل مالی سال 2009ء کے بقیہ مہینوں میں برآمدات پر منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔



6.6.1 برآمدات

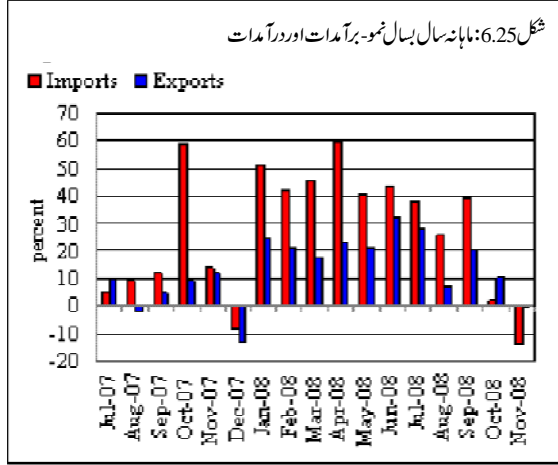
جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران برآمدات کی نمو میں غیر ٹیکسٹائل شعبے نے اہم کردار ادا کیا اور اس میں بڑا حصہ چاول، دیگر ایشیائے جنوب اور دیگر برآمدی اشیاء کا ہے (دیکھئے جدول 6.12)۔ تمام مذکورہ زمروں میں سال بھر کی نمو کی سطح بلند رہی۔ سوئی دھاگہ، تولیہ اور سنٹھیک ٹیکسٹائل جیسے زمروں نے بھی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا لیکن بحیثیت مجموعی جولائی تا نومبر مالی سال

2009ء میں اس گروپ کی برآمدات میں معمولی کمی آئی ہے۔

¹⁴ ماخذ: "Senhadji & Montenegro (1999), "Time Series Analysis of Export Demand Equations: A Cross country Analysis"

اور باکس 7.6 سالانہ رپورٹ اسٹیٹ بینک مالی سال 2005ء۔

¹⁵ پاکستانی برآمدات میں آمدنی کی یکدماری کی حد جس کی نشاندہی اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ کے باکس 7.6 میں دیئے گئے جائزے میں کی گئی ہے وہ قلیل مدت میں 2.36 تا 0.375 اور طویل مدت میں 2.26 تا 1.91 ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی بھی شراکت دار ملک کی آمدنی میں ایک فیصد کی سے قلیل مدت میں پاکستان کی برآمدات 2.36 تا 0.375 تک کم ہو سکتی ہیں۔ سن حاجی اور منٹینیگرو (1991ء) میں ترقی پذیر اور صنعتی ممالک کے گروپ کی برآمدات کے لیے آمدنی کی یکدماری قلیل مدت میں 1.15 تا 0.02 اور طویل مدت میں 4.34 تا 0.17 رہے گی۔

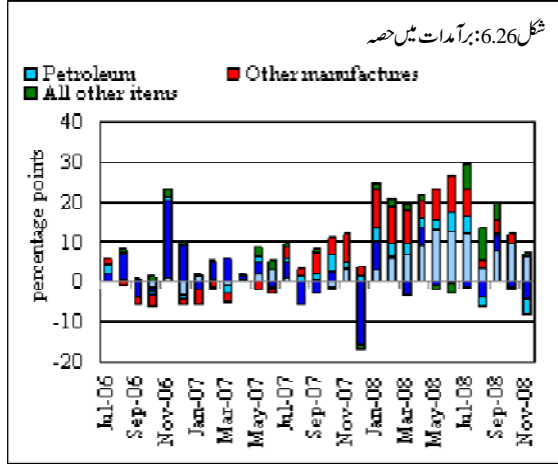


تاہم، اگست مالی سال 2009ء کی ماہانہ برآمدی کارکردگی کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہم زمروں میں برآمدات کی نمو مالی سال 2008ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں پست رہی ہے (دیکھئے شکل 6.26)۔¹⁶

غیر ٹیکسٹائل برآمدات

چڑے، ٹیکسٹائل اور جواہرات کے گروپس کی برآمدات کو کم کرنے میں متعدد اندرونی و بیرونی عوامل نے اہم کردار ادا کیا ہے (دیکھئے جدول 6.13)۔ یورپی یونین چڑے کی برآمدات کی بڑی

منڈی ہے۔ اس کی برآمدات کی کمی کے اہم اسباب میں توانائی و خام مال کی بلند لاگت، بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا بڑھنا اور امن و امان کے مسائل شامل ہیں جو آرڈرز کی دیگر ملکوں کو منتقلی کا باعث بنے۔ مزید برآں، اہم صنعتی ممالک میں معاشی



سست روی کے برآمدات کی طلب پر خاصے منفی اثرات مرتب ہونے کا امکان ہے کیونکہ ان مصنوعات کا تعلق اشیائے تفریح سے ہے جن کی طلب کا زیادہ انحصار آمدنی پر ہوتا ہے۔ جواہرات کی برآمدات میں کمی کی توقع نہیں تھی کیونکہ اس بات کا امکان ظاہر کیا گیا تھا کہ اس کی برآمدات کو دبئی اور ملکی منڈی میں پائے جانے والے قیمتوں کے فرق سے فائدہ پہنچے گا تاہم ایسا دیکھنے میں نہیں آیا۔¹⁷ بعض اہم غیر ٹیکسٹائل شعبوں میں نمو کی سطح بلند

رہی، خصوصاً، چاول، کیمیکلز و ادویات اور سیمنٹ کی برآمدات میں جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران برآمدات میں ہونے والے مجموعی اضافے میں سب سے زیادہ حصہ چاول کا ہے

¹⁶ اگست۔ اکتوبر سال 2008ء کے دوران 12.3 فیصد کی ماہانہ اوسط برآمدی نمو گزشتہ سال کی اسی مدت میں ریکارڈ کی جانے والی 4 فیصد نمو سے خاصی زیادہ رہی، لیکن یہ جنوری تا جولائی سال 2008ء کے دوران ہونے والی 22.3 فیصد کی ماہانہ اوسط نمو سے خاصی پست سطح پر ہے۔

¹⁷ تفصیلات کے لیے دیکھئے اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ 2007-08ء۔

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ

جدول 6.12: اہم برآمدات (جولائی تا نومبر) (ملین ڈالر)							
	مئی 08ء			مئی 09ء			سال بھر فیصد تبدیلی
	مالیت	اکائی مالیت	مالیت	مالیت	اکائی مالیت	مقدار	اکائی مالیت
غذائی گروپ	785.2		1429.9		629.0		78.5
جس میں: چاول	433.9	میٹرک ٹن	507.1	1000.8	976.2	19.8	130.6
ٹیکسٹائل گروپ: جس میں	4477.3		4377.3		-100.0		-2.2
سوتی دھاگہ	587.0	میٹرک ٹن	2278.9	483.0	2322.8	-19.3	-17.7
سوتی کپڑے	777.2	مرلغ میٹر	981.7	842.4	956.2	11.3	8.4
بٹے ہوئے کپڑے	812.9	درجن	19.3	826.8	17.0	15.1	1.7
چادریں وغیرہ	829.6	میٹرک ٹن	5763.4	740.8	5075.0	1.4	-10.7
تولے	235.1	میٹرک ٹن	4180.4	292.9	3862.9	57.8	24.6
سلے سلائے ملبوسات	606.2	درجن	37.8	524.1	36.0	-9.2	-13.5
سٹینلیک ٹیکسٹائل	209.9	مرلغ میٹر	0.9	243.8	0.8	33.9	16.1
دیگر ٹیکسٹائل مصنوعات	216.2		225.4		9.2		4.3
دیگر ٹیکسٹائل مواد	123.6		106.8		-16.8		-13.6
پٹرولیم گروپ	439.6		445.2		5.6		1.3
دیگر اشیاء سازی گروپ: جس میں:	1357.6		1600.9		243.3		17.9
یکمیکل اور دوائیں	210.6		297.1		86.5		41.1
گٹ	7.3	میٹرک ٹن	45.0	43.4	92.7	36.1	495.0
سینٹ	134.0	میٹرک ٹن	51.9	258.6	65.5	124.5	92.9
تمام دیگر اشیاء	262.7		416.5		153.9		58.6
کل برآمدات	7337.9		8269.8		931.9		12.7

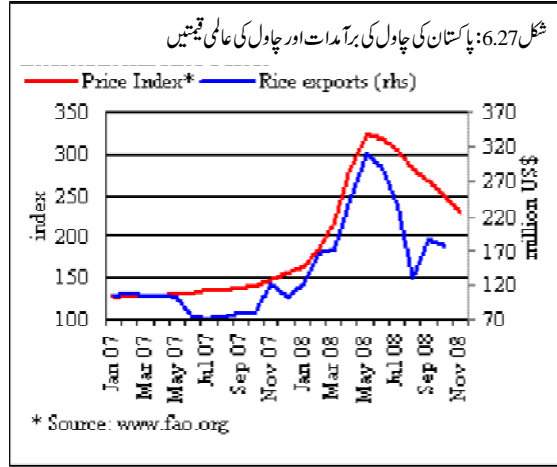
جو 60.8 فیصد بنتا ہے۔ چاول کی برآمدات کے بڑھنے کا اہم سبب اس کے نرخوں کی بلند سطح تھی۔ مزید برآں، عمدہ فصل تیار ہونے کے باعث مالی سال 2009ء کی دوسری سہ ماہی میں چاول کی برآمدات میں مضبوط نمو ممکن ہو سکی۔

مستقبل میں چاول کے عالمی نرخوں میں تیزی سے کمی متوقع ہے (دیکھئے شکل 6.27)۔ ویت نام نے خریداروں کو متوجہ کرنے کے لیے چاول کی برآمدات پر پابندیاں ختم کر دی ہیں جبکہ نئی فصل کی آمد کے ساتھ تھائی لینڈ کے چاول کی قیمتوں میں نمایاں کمی¹⁸ آئی ہے۔ اسی طرح بھارت میں بھی چاول کی برآمدات پر پابندیوں میں نرمی متوقع ہے¹⁹ جس سے چاول کی بھاری مقدار عالمی منڈی میں دستیاب ہو جائے گی اور اس کے نرخ مزید کم ہو سکتے ہیں۔ مذکورہ حالات سے عہدہ براہونے کے لیے حکومت نے اگست اور اکتوبر مالی سال 2009ء میں ایری اور باسیتی چاول کی کم از کم برآمدی قیمت کو ختم کر دیا ہے۔ تاہم چاول کی قیمتوں میں کمی کے نتیجے میں امکان ہے کہ مالی سال 2009ء کی دوسری ششماہی میں چاول کی بھاری مقدار میں برآمد سے کچھ اثرات زائل ہو جائیں گے۔

¹⁸ چاول کے ایف اے او نرخ دسمبر 2008ء تھائی چاول کی قیمتیں جون 2008ء کی 764 ڈالر فی ٹن کی سطح سے گر کر نومبر 2008ء میں 464 ڈالر فی ٹن ہو چکی ہیں۔

¹⁹ http://economictimes.indiatimes.com/News/Economy/Lifting_rice_export_restrictions_to_check_international_prices

/rssarticle/show/3666463.cms



دیگر ایشیا ساز گروپ کے اہم ترین زمروں میں کیمیکلز و دوا سازی اور سینٹ شامل ہیں جنہوں نے جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ تاہم مستقبل میں ان زمروں کی برآمدات میں کمی آسکتی ہے جس کی یہ وجوہات ہیں (1) مالی سال 2009ء میں شکر کی پیداوار میں کمی کے باعث دوسری شمشاہی میں کیمیکلز گروپ میں شامل اتھنوں کی برآمدات کا کم ہونا اور (2) بھارت کے ساتھ حالیہ سیاسی کشیدگی کے نتیجے میں وہاں جانے والی سینٹ کی برآمدات میں کمی۔ مزید برآں، متحدہ عرب امارات کی تعمیراتی سرگرمیوں میں سست روی بھی وہاں کے لیے پاکستانی برآمدات کو متاثر کر سکتی ہے۔

پیٹرولیم مصنوعات کی برآمدات میں کمی کا سبب آئل ریفائنریز کو خام تیل کی محدود مقدار میں فراہمی ہے۔ ریفائنریز اپنی پیداواری

جدول 6.13: برآمدات کے اہم زمروں میں مطلق سال بیاں تبدیلی

ملین ڈالر

جولائی تا نومبر	مئی 08ء	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی	مئی 08ء	مئی 09ء
چاول	5	13.3	142.4	552.5	-12.8
ٹیکسٹائل	-71.4	-198.4	36.3	47.9	-38.5
پیٹرولیم	48.1	86.2	128.2	156.5	98.7
دیگر تیار ایشیا	146.3	192.7	370.4	341.9	202.9
چمڑا	21.6	29	33.4	28.4	36.3
چمڑے کی مصنوعات	-8.4	68.3	55.6	38.3	-8.4
طبی و جراحی کے آلات	19.4	18.7	22.7	15.9	27.4
کیمیکلز اور دوائیں	45.8	27	82	76.5	48
جس میں:					
پلاسٹک کا سامان	18.2	4.1	36.2	35.3	16.9
کیمیکلز	23.1	19.2	38.3	38.3	24.1
زیورات	41	26.6	58.7	48.1	51
سینٹ اور مصنوعات	32.9	53.5	78.2	112.6	51.9
گڑ	1.1	-4.2	11.3	18.5	1.5
دیگر	-7.1	-26.2	28.5	3.5	-4.7

جدول 6.14: اہم منڈیوں کو ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدی نمو فیصد				گنجائش کے مطابق کام نہیں کر سکیں جس سے پیٹرولیم مصنوعات کی برآمدات کم ہو گئیں۔ اطلاعات کے مطابق ریفاؤنڈ کو قرضوں کے چکر کے بھاری حجم کے باعث خام تیل کی درآمد میں مشکلات کا سامنا تھا۔ ²⁰ اکتوبر مالی سال 2009ء میں ایس اینڈ پی کی جانب سے ملک کی ریٹنگ کو مزید کم کر کے بی سے سی سی سی سی سی سی کیے جانے کے باعث بھی ریفاؤنڈ کو تیل کی درآمدات کے لیے ایل سیڑ کھولنے میں مشکلات پیش آئیں کیونکہ غیر ملکی بینکوں کو بیرونی واجبات کی ادائیگی کے متعلق ملکی صلاحیت کے بارے میں خدشات تھے۔ تاہم، آئی ایم ایف کے ساتھ معاہدے کے بعد صورتحال میں بہتری آئی ہے۔
یورپی یونین [☆]	امریکہ [☆]	م 08ء	م 09ء	
2007ء	2008ء	م 08ء	م 09ء	دنیا
5.8	-1.1	1.3	-2.8	بنگلہ دیش
-1.1	3.0	-1.3	12.4	چین
20.3	6.4	12.5	1.0	بھارت
2.9	-1.4	3.1	-5.7	پاکستان
6.6	-3.7	-3.9	-6.0	تھائی لینڈ
-8.5	-5.5	-4.0	-5.4	ترکی
7.5	-9.5	-13.4	-21.7	ویت نام
11.8	7.2	35.3	19.8	

☆ (جنوری تا اگست) ماخذ: یورو سٹیٹ
 ☆☆ (جولائی تا ستمبر) ماخذ: امریکی سٹینس بیورو

اگر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کی صورتحال میں بہتری کے ساتھ ساتھ خام تیل کی درآمدات معمول کی سطح پر واپس آ جائیں تو آئندہ مہینوں میں پیٹرولیم مصنوعات کی برآمدات میں بہتری آ سکتی ہے۔

ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی کے پس پردہ عوامل میں ساختی مسائل کے تسلسل اور اہم برآمدی منڈیوں میں سست روی کے باعث بیرونی طلب میں کمی شامل ہیں (دیکھئے جدول 6.14)۔

دیگر رسد کنندگان کی جانب سے سخت مسابقت، متعدد ساختی مشکلات اور بیرونی طلب میں کمی کے باعث ٹیکسٹائل برآمدات میں گزشتہ برسوں کے مقابلے میں نمایاں تبدیلی دیکھنے میں نہیں آئی۔ اگر روپے کی قدر میں خاطر خواہ تخفیف نہیں ہوتی تو ٹیکسٹائل شعبے کی کارکردگی اس سے کہیں خراب ہونے کا اندیشہ تھا۔ امید ہے کہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بینکوں کو برآمدی مالکاری پر 100 فیصد نو مالکاری سہولت کی فراہمی سے برآمدات بڑھیں گی۔²¹ اس ترغیب سے ٹیکسٹائل شعبے کی مسابقت کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ اس سہولت کا سب سے زیادہ فائدہ ٹیکسٹائل کے شعبے کو ہوتا ہے۔²²

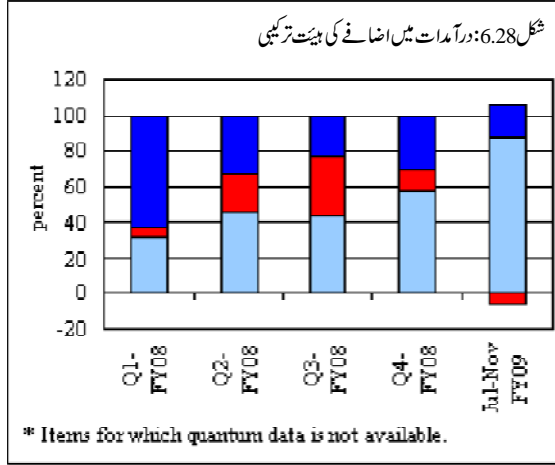
6.2.2 درآمدات

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں درآمدات کو بڑھانے والے عوامل میں تبدیلی آئی ہے۔ اگرچہ جولائی تا نومبر کے دوران مجموعی درآمدات

²⁰ تفصیلات کے لیے دیکھئے پکس 4.1 باب 4.1 اور بیکارہی۔

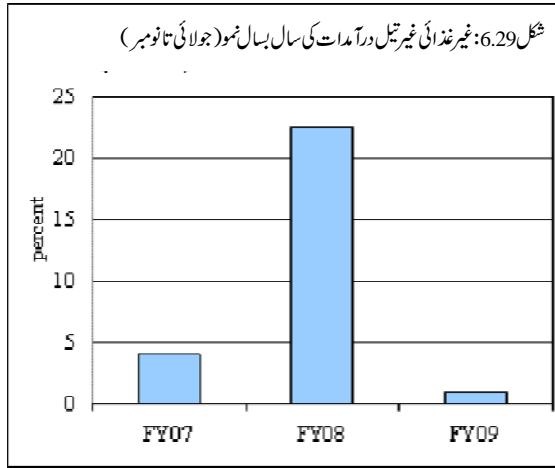
²¹ ایس ایم ای ڈی ریکلر برائے 2008ء نمبر 103 اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

²² مالی سال 2003-08ء کے اعداد و شمار کے مطابق اسٹیٹ بینک کی جانب سے فراہم کی جانے والی مجموعی ای ایف ایس سہولت کے تقریباً تین چوتھائی حصے کو ٹیکسٹائل کا شعبہ استعمال کرتا ہے۔



میں سال بسال بنیادوں پر بھاری اضافہ ریکارڈ کیا گیا تاہم مالی سال 2008ء کے مقابلے میں درآمدات کے اجزائے ترکیبی میں دو مثبت تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں (1) مجموعی درآمدات کو بڑھانے میں بڑا حصہ قیمتوں کے اثرات کا ہے جبکہ مجموعی درآمدات میں مقداری اثر کا حصہ منفی میں ہے (دیکھئے شکل 6.28) (2) جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں غیر غذائی و غیر توانائی درآمدات میں تیزی سے کمی کے نتیجے میں اس مدت کے دوران مجموعی درآمدات میں اس کا حصہ کم ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.29)۔ مذکورہ دونوں عناصر سے جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کی مدت میں طلب کے دباؤ میں کمی کی عکاسی ہوتی ہے۔

درآمدات کی طلب میں تبدیلی کے ذمہ دار عوامل



زمروں کی بڑی تعداد کی طلب میں تخفیف ہوئی ہے جس کی عکاسی گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں ان کے مقداری اثر کی پست سطح سے ہوتی ہے (دیکھئے جدول 6.15)۔ درآمدات کی مقدار میں کمی کا ایک اہم عامل روپے کی قدر کا تیزی سے گرنا ہے، کیونکہ اس کے نتیجے میں درآمدات کی لاگت بڑھ گئی۔²³ مزید برآں، ملکی معاشی سرگرمیوں میں سست روی اور بلند شرح سود نے بھی درآمدات کی طلب کو پست سطح پر لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے جبکہ مخصوص شعبہ جاتی مسائل نے بھی ان زمروں کی درآمدی طلب کو متاثر کیا ہے۔

مثلاً، مالی سال 2009ء میں بہتر فصل کی توقع کے باعث خام کپاس کی درآمدات میں گزشتہ سال کے مقابلے میں کمی ہوئی ہے جبکہ یورپی یونین و امریکہ کی معیشتوں میں جاری سست روی بھی کپاس کی مصنوعات کی طلب پر اثر انداز ہوئی ہے۔

²³ 12 جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 21.4 فیصد کمی ہوئی۔

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ

جدول 6.15: اہم درآمدات (جولائی تا نومبر) (ملین ڈالر)							
مئی 08ء		مئی 09ء		مطلق پائت		سال بیکال فیصد تبدیلی	
پائت	اکائی پائت	پائت	اکائی پائت	مقدار	پائت	اکائی پائت	اکائی پائت
1353.2		1982.3		629.1		46.5	
میٹرک ٹن	41.2	473.6	693.5	411.3	652.3	1839.1	1584.1
میٹرک ٹن	568.9	784.9	636.9	1067.6	68.0	-17.7	12.0
میٹری گروپ	2786.6	2964.3		177.7		6.4	
جس میں:							
بجلی پیدا کرنے والی مشینری	338.8	724.2		385.4		113.7	
ٹیلی مواصلات	914.1	507.5		-406.6		-44.5	
ٹرانسپورٹ گروپ جس میں:	1067.3	554.8		-512.4		-48.0	
سڑکوں پر چلنے والی گاڑیاں	553.3	430.3		-123.0		-22.2	
طیارے، بحری جہاز اور کشتیاں	492.8	120.5		-372.2		-75.5	
پٹرولیم گروپ	3771.5	5482.3		1710.8		45.4	
پٹرولیم مصنوعات	1951.9	507.3	3065.3	763.5	1113.4	4.4	57.0
خام پٹرولیم	1819.6	503.1	2417.0	778.2	597.4	-14.1	32.8
ٹیکسٹائل گروپ	761.0	735.6		-25.4		-3.3	
جس میں:							
خام کپاس	336.0	1389.4	298.3	1550.2	-37.7	-20.4	-11.2
زرعی اور دیگر ٹیکسٹائل گروپ	2327.8	2521.8		194.0		8.3	
جس میں:							
تیار کھاد	445.8	352.0	344.9	851.8	-100.9	-68.0	-22.6
دیگر کیمیکلز	1103.2	1394.7		291.5		26.4	
دھات گروپ جس میں:	1031.2	1001.0		-30.2		-2.9	
لوہا اور فولاد کا اسکریپ	286.2	267.4	224.5	340.8	-61.7	-38.4	-21.6
دیگر تمام دھاتی اشیاء	169.9	158.7		-11.2		-6.6	
متفرق گروپ	300.6	299.0		-1.6		-0.5	
دیگر تمام اشیاء	1203.0	1465.5		262.5		21.8	
کل درآمدات	14602.1	17006.6		2404.5		16.5	

مصنوعی کھاد کی درآمد میں کمی کا سبب ملک میں موجود ڈی اے پی کے ذخیرے کی بلند سطح ہے۔ مالی سال 2009ء کے دوران بی ایم آر کے لیے ڈی اے پی کے ایک کارخانے کی عارضی بندش کے باعث قلت سے بچنے کے لیے ڈی اے پی کھاد کو بھاری مقدار میں درآمد کیا گیا تھا۔ تاہم، بلند عالمی نرخوں کے باعث مالی سال 2008ء²⁴ کے موسم ربیع میں ڈی اے پی کے استعمال کی سطح گزشتہ سال²⁵ کے مقابلے میں پست رہی، جس سے اس کے ذخائر کی بھاری مقدار جمع ہو گئی اور اس کا نتیجہ درآمدات میں کمی کی صورت میں نکلا۔ قیمتوں کے مسائل کی وجہ سے کسان پوریا کا زیادہ استعمال کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے منڈی میں پوریا کی طلب بڑھ رہی ہے۔ اس لیے مالی سال 2009ء کی دوسری سہ ماہی میں

²⁴ ربیع کے موسم میں ڈی اے پی کے استعمال میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

²⁵ مالی سال 2008ء کے ربیع کے موسم (اکتوبر - دسمبر مالی سال 2008ء) میں استعمال میں 36.3 فیصد سال بیکال کمی ہوئی جبکہ خریف کے موسم (اپریل - جون) مالی سال 2008ء میں 76.1 فیصد کمی ہوئی تھی۔

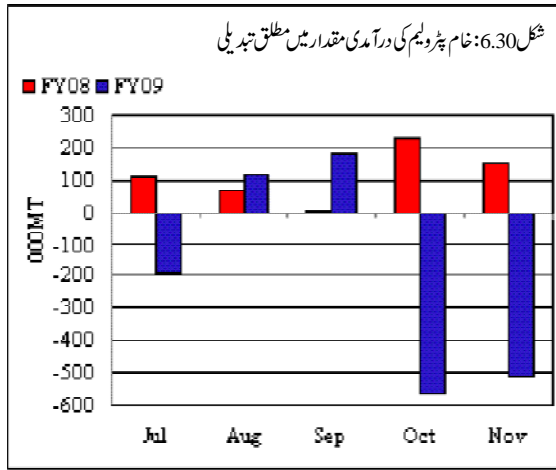
جدول 6.16: گاڑیوں کی فروخت (جولائی تا نومبر)			
فروخت تعداد میں، نمونہ فیصد میں			
مؤ	م 09ء	م 08ء	
کاریں	33858	62815	-46.1
جیپیں	6006	7978	-24.7
ٹرک	1182	1656	-28.6
بسیں	270	519	-48.0
ایل سی وی	9311	8153	14.2
ٹرکینٹر	20249	20265	-0.1
موٹر سائیکلیں	207450	255462	-18.8

یوریا کو درآمد کیا جا رہا ہے۔ ڈی اے پی کے ملکی ذخائر کو مد نظر رکھتے ہوئے امکان ہے کہ خریف کے موسم (اپریل جون 2009ء) تک ڈی اے پی درآمدات کی سطح پست رہے گی۔

لوہے اور فولاد گروپ کی درآمدات میں ملک میں جاری تعمیراتی سرگرمیوں میں سست روی کے باعث کمی آئی ہے۔

ملک میں کاروں کی فروخت (دیکھئے جدول 6.16) میں سست روی کے باعث ریز کے ٹائزوں اور ٹیوبس کی طلب

میں کمی آئی ہے۔ سخت زری پالیسی اور پیداواری لاگت بڑھنے سے ملک میں کاروں کی پیداوار متاثر²⁶ ہوئی ہے جس کے نتیجے میں گاڑیوں کے گروپ کی درآمدات کم ہو گئی ہیں۔



خام تیل کے ماہانہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ اس کی درآمدات میں صرف اگست اور ستمبر مالی سال 2009ء کے دوران اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.30) ہے جس کا سبب قرضے کے چکر کے علاوہ ملک کو درپیش مالی مسائل ہیں۔ پاکستان کی ملکی درجہ بندی میں نمایاں کمی کی اہم وجہ یہی مالی مسائل ہیں۔

زر اعانت کے خاتمے کے نتیجے میں پیٹرولیم مصنوعات کی ملکی قیمتیں خاصی بلند سطح پر پہنچ گئیں۔²⁷ ان مصنوعات کی طلب میں کمی واقع ہو رہی ہے، جس کی عکاسی جولائی اکتوبر مالی سال

2009ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں 5.4 فیصد سال بسال کمی سے بھی ہوتی ہے۔²⁸ تاہم، پیٹرولیم گروپ کی درآمدی مقدار میں کمی کے باوجود اس کے درآمدی بل میں مذکورہ مدت کے دوران 1.7 ڈالر کا بھاری اضافہ ہوا ہے جس کا سبب بلند قیمتیں ہیں۔ تاہم، تیل کے عالمی نرخوں میں کمی کے حالیہ رجحان کے تسلسل کے نتیجے میں توقع ہے کہ مالی سال 2009ء کے باقی رہ جانے والے مہینوں میں تیل کا درآمدی بل

²⁶ جولائی۔ اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران کاروں کی ملکی پیداوار میں 35.6 فیصد کمی سال بسال کی ہوئی۔

²⁷ جولائی۔ اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران، ہومگس، ڈیزل، مٹی کے تیل اور دیگر مصنوعات میں دوبار اضافہ ہو چکا ہے۔ تاہم نومبر 2008ء کے بعد سے ان قیمتوں میں کمی کا رجحان ہے (ماخذ: اوگرا)۔

²⁸ ماخذ: او ای اے سی۔

کم ہوگا اور پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے باعث بڑھتی ہوئی طلب بھی اس پر زیادہ اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

وہ واحد زمرہ جس کی درآمدات میں جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران بھاری مقدار میں اضافہ دیکھنے میں آیا گندم ہے۔ حکومت ملکی منڈی میں قلت سے بچنے کے لیے گندم کی بھاری مقدار درآمد کر رہی ہے۔ مالی سال 2009ء کے لیے گندم کی پیداواری ہدف پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس میں اضافہ کیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں مالی سال کے بقیہ مہینوں میں گندم کی درآمد میں کمی متوقع ہے۔ مزید برآں، متعدد آئی پی پیز پر جاری کام کے باعث بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔

مالی سال 2009ء میں درآمدات کے امکانات

مذکورہ بالا عوامل سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران درآمدات کی طلب میں خاصی کمی آئی ہے۔ طلب میں اضافے کے باعث جن زمروں میں درآمدات کے بڑھنے کا امکان ہے ان میں پیٹرولیم مصنوعات، بجلی پیدا کرنے والی مشینری، دیگر کیمیکلز اور مصنوعی کھاد شامل ہیں۔ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں اضافے کا سبب تھرمل بجلی کی پیداواری بلند سطح ہو سکتی ہے جبکہ دیگر کیمیکلز کی درآمدات صنعتوں کی طلب کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ بجلی پیدا کرنے والی مشینری اور کھاد کی درآمد میں متوقع اضافہ شعبہ جاتی مسائل سے ہم آہنگ ہے، جن پر اس باب میں پہلے بحث کی جا چکی ہے۔ تاہم، ان درآمدات میں طلب بڑھنے کے باعث ہونے والے اضافے کے اثرات نومبر 2009ء کے بعد پیٹرولیم مصنوعات کے کافی کم نرخوں کے باعث زائل ہو جائیں گے، خصوصاً پیٹرولیم مصنوعات گروپ میں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2009ء کے باقی مہینوں میں درآمدات میں خاصی کمی آ سکتی ہے۔